خادم حسین

طاہر القادری اور مسرت شاہین......نئی سیاسی جوڑی

روزنامہ ''جنگ'' ملتان ۳/اپریل ۲۰۰۴ء کے مطابق، ماضی کی اداکارہ اور تحریک مساوات کی چیئرپرسن مسرت شاہین نے اپنی جماعت کو ''پاکستان عوامی تحریک'' میں ضم کر دیا ہے۔ انہوں نے علامہ پروفیسر طاہر القادری پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا کہ پاکستان عوامی تحریک، تنگ نظر نہیں بلکہ پروگریسو جماعت ہے اور علامہ طاہر القادری اپنے اندر سیاست کی یونیورسٹی رکھتے ہیں، ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میری خواہش تھی کہ میں علامہ صاحب کی جماعت میں شامل ہو جاؤں۔ میں نے پانچ سال تک علامہ صاحب کے کردار کو پرکھا ہے اور آج میں نے ان سے ملاقات کے بعد شمولیت اختیار کر لی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ یہ ایک لبرل جماعت ہے۔ جہاں میک اپ نہ کرنے کی بھی کوئی شرط نہیں ہے۔ میں عمر کے لحاظ سے میک اپ بھی کروں گی اور نئے کپڑے بھی پہنوں گی۔ مولانا فضل الرحمٰن اور علامہ طاہر القادری میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ علامہ طاہر القادری نے دوزخ کی سزاؤں سے خوفزدہ کرنے کی بجائے اللہ کی رحمت کے پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ علامہ طاہر القادری نے کہا کہ تحریک صرف تہجد گزاروں کی جماعت نہیں ہے اس میں مردوں کے ساتھ ساتھ، عورتیں بھی عوامی خدمت کا فریضہ انجام دے رہی ہیں۔''

چلیے، مسرت شاہین کو ایک شخصیت تو نظر آئی جن کی پارٹی میں وہ عمر کے لحاظ سے میک اپ کر سکتی ہیں اور بھڑ کیلے کپڑے بھی پہن سکتی ہیں کہ:۔

چالیس سے بھی سِن اُن کا اوپر سہی لیکن
لگالیتی ہیں جب غازہ پری معلوم ہوتی ہیں

ورنہ ناصر کاظمی نے ملتان کے ایک مشہور شاعر سے عشق کے زور پر کہا تھا کہ:

میں کپڑے پہن کر جاؤں کہاں اور بال بناؤں کس کے لئے

''شیریں فرہاد، ہیر رانجھا، عذرا وامق، لیلیٰ مجنوں'' کے قصے تو یونہی مشہور ہیں مسرت شاہین کو تو پھر بھی ان کا آئیڈیل مل گیا ہے۔ پروفیسر طاہر القادری بہت خوش نصیب ہیں جن کی لبرل پارٹی اور رنگین ٹوپی نے مسرت شاہین جیسی اداکارہ کو متاثر کیا اور:

کچے دھاگے سے بندھی چلی آئی سرکار مری

ورنہ مولانا فضل الرحمان سے تو اب تک وہ نفور رہی ہیں اور انہیں بھی مسرت شاہین نے ضرور پرکھا ہوگا تبھی تو انہوں نے واشگاف الفاظ میں کہا ہے کہ مولانا فضل الرحمان اور پروفیسر طاہر القادری میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ان کے فیصلہ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا آسمان پروفیسر طاہر القادری ہیں۔ پورے پانچ سال تک انہوں نے علامہ صاحب کے کردار کو جانچا تب کہیں جا کر گل تر ہاتھ آیا ہے۔ اس حوالے سے یہاں ایک دلچسپ کارٹون کا ذکر خارج از موضوع نہ ہوگا جس میں مسرت شاہین، علامہ صاحب سے کہہ رہی ہیں ''علامہ صاحب! برس ہا برس سے آپ پر میں نے خاص نظر رکھی ہوئی تھی مگر آپ کی نظرِ کرم نے بہت تاخیر کی۔''

جواب میں علامہ صاحب کہتے ہیں ''یقین رکھئے۔ میں بھی کبھی چین سے نہ سو سکا۔''

یہ ساری خبر سن کر ہمارے دوست خان صاحب کہہ رہے تھے۔ کہ ان دو عظیم لیڈروں کی یہ عظیم ملاقات ضرور کوئی گل کھلائے گی اور ملک میں عظیم سیاسی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ مسرت شاہین کی پارٹی کا طاہر القادری کی پارٹی میں انضمام سیاسی روشن خیالی کا عملی مظاہرہ ہے۔ یہ نئی سیاسی جوڑی نظریہ پاکستان ''وسیع البنیاد'' پاکستان اور ''وسیع المشرب'' اسلام کی خوب خدمت کرے گی۔ مسرت و انبساط کے غبارے، تہذیب و ثقافت کے غرارے، جذبۂ خیر سگالی کے سہارے، کس ''نقطۂ منہاج و ابتہاج'' پر پہنچے گی کہ:

لوگ لیتے ہیں یوں ہی شمع اور پروانے کا نام
کچھ نہیں ہے اس جہاں میں ان کے افسانے کا نام
شوخیٔ ''طاہر'' نگاراں میری صہبا کا وجود
مستیٔ ''شاہین'' غزالاں میرے پیمانے کا نام